

متفرق سوالات

[المورد میں خطوط اور ای میل کے ذریعے سے دینی موضوعات پر سوالات موصول ہوتے ہیں۔ المورد کے شعبہ علم و تحقیق اور شعبہ تعلیم و تربیت کے رفقا ان سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے منتخب سوال و جواب کو افادہ عام کے لیے یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔]

جائداد پر زکوٰۃ

سوال: میں اپنی جائداد پر واجب زکوٰۃ کیسے طے کروں۔ مزید براں کیا مجھے اپنے مکانوں پر زکوٰۃ دینا ہوگی اور میری بیوی کو اپنے مکان اور اپنے زیورات پر بھی زکوٰۃ دینا ہوگی؟ (افتخار صدیقی)

جواب: اگر میاں کی جائداد بھی ہے اور بیوی کی بھی تو دونوں کو اپنی جائداد پر زکوٰۃ دینا ہوگی۔

غامدی صاحب کے نقطہ نظر کے مطابق اسلام نے ہم پر درج ذیل شرح سے زکوٰۃ عائد کی ہے:

”پیداوار، تجارت اور کاروبار کے ذرائع، ذاتی استعمال کی چیزوں اور حد نصاب سے کم سرمایے کے سوا کوئی چیز بھی زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ یہ ہر مال، ہر قسم کے مویشی اور ہر نوعیت کی پیداوار پر عائد ہوگی اور ہر سال ریاست کے ہر مسلمان شہری سے لازماً وصول کی جائے گی۔

اس کی شرح یہ ہے:

مال میں ۲/۲ فی صدی سالانہ (اگر وہ مال ۶۴۲ گرام چاندی کی مالیت سے زیادہ ہے)۔

پیداوار میں اگر وہ اصلاً محنت یا اصلاً سرمایے سے وجود میں آئے تو ہر پیداوار کے موقع پر اُس کا ۱۰ فی صدی، اور اگر محنت اور سرمایہ، دونوں کے تعامل سے وجود میں آئے تو ۵ فی صدی، اور دونوں کے بغیر محض عطیہ خداوندی کے طور پر حاصل ہو جائے تو ۲۰ فی صدی۔“ (میزان ۳۵۰)

اس اصول کے مطابق آپ کو ان مکانوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں دینا جن میں آپ رہ رہے ہیں یا وہ آپ کے زیر استعمال ہیں۔ جو مکان کرایے پر اٹھے ہیں تو ان کے کرایے کا دس فی صد دینا ہوگا اور اگر وہ محض جائیداد کی صورت میں قیمت بڑھنے پر بیچنے کے لیے روکے ہوئے ہیں تو پھر ہر سال ان کی حاضر مالیت کا ڈھائی فی صد دینا ہوگا۔ زیورات پر مال کی زکوٰۃ (حاضر مالیت کا ڈھائی فی صد) لگے گی۔ اپنے کاروبار سے (جس میں آپ کا سرمایہ اور آپ کی محنت، دونوں صرف ہوتے ہیں اس سے) ہونے والی آمدنی اگر آپ کی حقیقی ضروریات کے بقدر رقم سے زیادہ ہے تو پھر کل آمدنی کا پانچ فی صد آپ کو دینا ہوگا۔

یوسف علیہ السلام اور حکومت مصر

سوال: یوسف علیہ السلام اپنے زمانہ حکومت میں کیا حکومت مصر کے ملازم تھے یا وہ ملک چلانے کے لیے پورے اختیارات رکھتے تھے؟ (عبدالحمید)

جواب: یوسف علیہ السلام کو مصر میں ملک چلانے کے پورے اختیارات حاصل تھے۔ اس کی دلیل درج ذیل آیات ہیں:

”اور بادشاہ نے کہا، اُس کو میرے پاس لاؤ، میں اُس کو اپنا معتمد خاص بناؤں گا۔ پھر جب اُس سے بات چیت کی تو کہا: اب تم ہمارے ہاں با اقتدار اور معتمد ہوئے۔ اس نے کہا: مجھے ملک کے ذرائع آمدنی پر مامور کیجیے، میں متدین بھی ہوں اور باخبر بھی۔ اور اس طرح ہم نے یوسف کو ملک میں اقتدار بخشا، وہ اُس میں جہاں چاہے متمکن ہو۔“ (سورہ یوسف ۱۲: ۵۴-۵۶)

ان آیات سے پتا چلتا ہے کہ وہ مصری حکومت کے ملازم نہیں، بلکہ مصر کے با اقتدار فرماں روا تھے۔